www.novelsclubb.com
لال رومال
از انعمتا ظفر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

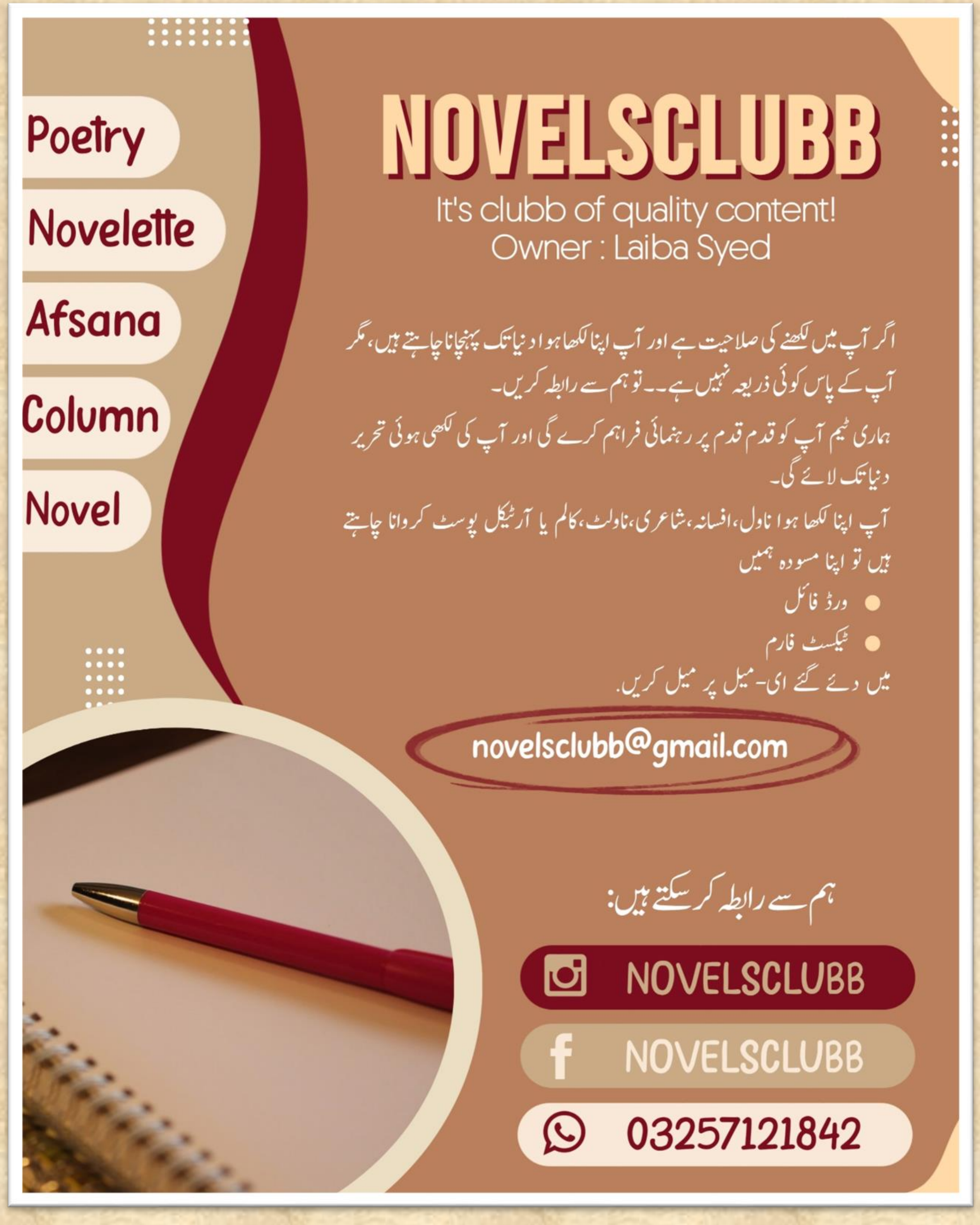

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

# لال رومال
# از قلم
# انعمتا ظفر

ناول "لال رومال" کے تمام جملہ حق لکھاری "انعمتا ظفر" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

جولائی کی پگھلا دینے والی گرمی میں پلیٹ فارم پر اکا دکا ہی لوگ نظر آرہے تھے۔ پنکھوں سے آنے والی ہوا لاوے کی مانند سر پر گرتی تھی، پھر بھی پلیٹ فارم کا نہ ہونے والا عملہ گرمی سے بچنے کے لیے پنکھوں سے دھوکا کھا رہا تھا۔ پلیٹ فارم پر ریل گاڑی پوری قوت سے اپنے آنے کا بتاتی شور شرابے کے ساتھ رک گئی اور پھر وہی ہو کا عالم۔ شاید کوئی مسافر بھی یہاں اترنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

اسٹیشن پر پایا جانے والا واحد کلی انگاروں جیسی زمین پر ننگے پاؤں بھاگتا ہوا ٹرین کی جانب لپکا۔ وہ دائیں ہاتھ میں لال رومال اٹھائے اسے لہراتے ہوئے بہت تیزی سے ٹرین کے کناروں پہ بھاگ رہا تھا اور متلاشی نظروں سے ٹرین سے کسی کے اترنے کا انتظار کرنے لگا۔ مختصر سی ٹرین کے ایک طرف سے چکر لگا کر سیسے جیسی تپتی پٹری پر پاؤں رکھ کر دوسری جانب گیا اور پھر سے وہی عمل دہرایا۔ ریل گاڑی میں بیٹھے لوگ اس کی طرف کچھ دیر کے لیے متوجہ ہوئے اور پھر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ پلیٹ فارم پر بیٹھے لوگ اس کی ان حرکتوں کو دیکھ کر ان دیکھا کر گئے، ان لوگوں کے لیے شاید یہ معمول کی بات تھی۔ چاروں اطراف میں چکر لگا کر وہ چچا لال رومال جیب میں ڈال کر مایوسی سے پلیٹ فارم پر بنے سیمنٹ کے بینچ پر بیٹھ کر کچھ سوچنے لگا۔ یہ روز کا معمول تھا۔ چچا ہر ریل گاڑی کی آمد پر لال رومال لہراتے ہوئے اس کا طواف مکمل کر کے روز یوں ہی مایوسی سے بیٹھ جاتا تھا۔ آنکھوں

میں چبھنے والا تیز مالٹائی رنگ کا جھولا پہنے، لمبے بال اور بڑی ہوئی سفید داڑھی، جس میں ڈھونڈنے پر اکا دکا کالے بال بھی مل جاتے، آنکھوں کے گرد جھریاں اور سیاہ ہلکے کئی رتجگوں کی چغلی کرتے تھے، ہاتھوں اور باقی جسم کی جلد جیسے جل کر سیاہ ہو گئی تھی۔ 86 برس کا یہ ضعیف اس پلیٹ فارم پر کسی کے لیے انجان نہ تھا۔ پر چچا کے لیے وہاں کا ہر شخص انجان تھا۔ سب سے بے غرض وہ روز کسی مسافر کے اترنے کا انتظار کرتا اور پھر خاموشی سے ایک جگہ پر بینچ پر بیٹھ جاتا۔ چچا کو آس پاس کہ لوگوں سے کوئی غرض نہ تھی۔ بعض دفعہ ارد گرد کا شور سنائی نہیں دیتا، کیونکہ آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی، دنیا کی ہر چیز بے مطلب لگنے لگتی ہے۔ آپ کے اندر کے طوفان کے سامنے باہر کا ہنگامہ ماند پڑ جاتا ہے۔ تب وہ شور پریشان نہیں کرتا اس سے فرق بھی نہیں پڑتا۔ بس جو سنائی دیتا ہے وہ بے معنی سا شور ہوتا ہے جو آپ کے وجود کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے۔

---

"امی میرا نیلا والا فراک کھا رہا ہے مل نہیں رہا"

فریحہ کمرے سے تقریباً بھاگتے ہوئے باہر آئی اور اپنی امی سے پوچھنے لگی۔

"وہی ہو گا میں نے نہیں دیکھا"

آسیہ بیگم مصروف انداز میں بولی۔

"تم نے کل دھونے کے لیے کپڑے نکالے تھے نا،ان میں نہ چلا گیا ہو"

"اوہاں!"

کچھ یاد آنے پر اس نے ہتھیلی ماتھے پر ماری اور واپس پلٹ گئی۔

آسیہ بیگم سر ہلا کر دوبارہ پیکنگ میں مصروف ہو گئیں۔

آج دوپہر کے کھانے کے وقت تمام گھر والے موجود تھے۔اسلم صاحب،ان کی زوجہ آسیہ بیگم،ان کی والدہ ممتاز بیگم اور ان کے دو بچے۔ بڑا بیٹا فرحان اور بیٹی فریحہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

فرحان کی ابھی دو ماہ پہلے ہی منگنی ہوئی تھی۔اور شادی کی باقی رسمیں دادی کے کہنے پر گاؤں میں کی جانے والی تھیں۔اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ممتاز بیگم چاہتی تھیں کہ ان کے پوتے پوتیاں ایک بار اپنا آبائی گھر دیکھ لیں اور دوسرا یہ کہ وہ اپنے شوہر خداداد صاحب کے مرنے کے بعد ایک بار بھی گاؤں نہیں گئی تھیں،اب اس خوشی کے موقع پر وہ چاہتی تھی کہ سب مل کر ان کے گاؤں سے ہو آئیں۔

یہی وجہ تھی کہ فریحہ، آسیہ بیگم، فرحان اور اسلم صاحب دن رات شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے بہت سا سامان ساتھ لے کر جانا تھا کیونکہ گاؤں میں آس پاس کوئی بازار بھی موجود نہ تھا جہاں سے ضرورت کا سامان لیا جاسکے اس لیے ان کو سب کچھ یہیں سے لے کر جانا تھا۔

"ہاں بھئی سب تیاریاں مکمل ہیں کیا؟"

اسلم صاحب نے دریافت کیا۔

اس سے پہلے کہ آسیہ بیگم کچھ کہتی فریحہ نے فوراً سے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بابا جان مجھے کچھ چیزیں لینی ہیں بازار سے آپ بھائی کو
بولیں نا کہ مجھے ساتھ لے جائیں میں جلدی سے لے لوں گی

فرحان بیٹا تم فریحہ کو ساتھ بازار لے چلو اور جو کچھ اسے خریدنا ہے وہ خرید لاؤ، ہم پرسوں کی ٹرین سے روانہ ہوں
گے، تب تک سب تیاریاں مکمل کر لینا کچھ رہ نہ جائے

اسلم صاحب بیٹے کو تنبیہ کرتے ہوئے اٹھے اور ہاتھ صاف کر کے کسی کام سے باہر نکل گئے۔

فرحان ہاں میں سر ہلا کر واپس کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

---

ماضی

"او شافی سامنے دیکھ نا، دکھ نہیں رہا کیا اس شاخ پر سب پکے انگور لگے ہیں"

Clubb of Quality Content!

"یہ پاؤں اوپر والی شاخ پہ رکھ کے اس کو پکڑ لے"

دوسری طرف سے کسی نے لقمہ دیا۔

"نہیں نہیں وہ شاخ بہت نازک ہے کہیں ٹوٹ گئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے

باغ میں لگے نیم کے درخت پر بہت لذیذ انگوروں کی بیل چڑھ گئی تھی جس تک رسائی آسان نہ تھی۔

شافی بڑی مہارت سے پاؤں ایک اوپر والی شاخ پر رکھ کر تھوڑا اور اوپر ہو کر پنجوں کے بل کھڑے ہو کر شاخ کو پکڑ چکا تھا۔اب وہ انگوروں کے گچھے اتار اتار کر نیچے پھینک رہا تھا۔اور نیچے اس کے دو دوست اپنی اپنی قمیض کو دونوں کونوں سے پکڑ کر جھولی پھیلا کر کھڑے تھے۔شافی کمال مہارت سے گچھا نیچے پھینکتا اور وہ سیدھا ان کی جھولی میں جا کر گر جاتا۔ایسے ہی چار پانچ گچھے توڑ کر وہ بہت خاموشی اور رازداری سے درخت سے نیچے اتر گیا۔

پھر تینوں دبے پاؤں وہاں سے بھاگ گئے ان کا اگلا ٹھکانہ کنواں تھا جس کے پاس وہ ہمیشہ بیٹھ کر باغ سے چرائے ہوئے پھل کھاتے تھے۔

Clubb of Quality Content

"اے ہائے"

لطیف عرف طیفے نے ایک آنکھ بند کر کے بہت برا سا منہ بنا کر شافی اور کریم کی طرف دیکھا۔

کیا فائدہ ہوا اتنی محنت سے انگور توڑنے کا یہ تو نیچے لگے ہوئے انگوروں سے بھی زیادہ کھٹے "ہیں"

طیفہ اور کریم انگور کھاتے کھاتے اس پر تبصرے کر رہے تھے۔

کافی دیر وہیں بیٹھنے کے بعد کریم اور طیفہ اپنے اپنے کاموں کی طرف چل پڑے جبکہ شافی وہی دونوں بازو سر کے نیچے رکھ کر دن کے اجالے میں آسمان کو دیکھنے میں مصروف تھا شاید کچھ سوچ رہا تھا یا کسی کے بارے میں سوچ رہا تھا دیکھنے والے کو ایسا لگتا کہ شاید دن میں تارے گن رہا ہے۔

کچھ دیر یوہی لیٹے رہنے کے بعد اس نے مخصوص نسوانی قہقہے سنے، وہ اٹھ کر سیدھا ہو گیا۔اور ایک طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔کچھ دیر بعد وہ لڑکیاں کنویں کے پاس آکر رک گئیں اور باری باری کنویں سے پانی نکال کر اپنے اپنے مٹکوں میں بھرنے لگیں۔وہ کبھی کبھی مڑ کر شافعی کو کن اکھیوں سے دیکھتیں اور اس کو کہیں اور دیکھتا پا کر فوراً سے اپنے کام میں مصروف ہو جاتیں۔شافی ایک مخصوص وجود کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔جب سب لڑکیاں پانی بھر کر اپنا اپنا مٹکا سر پر ٹکا کر باری باری وہاں سے جانے لگیں تو وہ تھوڑا آگے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"رجو تو جا میں آتی ہوں"

گڑیا یہ کہتی ہوئی شافی کی طرف متوجہ ہوئی۔

رجو اپنا مٹکا اٹھا کر سر پر رکھتے منہ بسور کر وہاں سے چلی گئی۔

شافی ہاتھ پیچھے باندھے گڑیا کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ گڑیا بھی انگلیاں مروڑتے ہوئے نظریں جھکائے زمین میں پتہ نہیں کیا تلاش کر رہی تھی۔

کچھ دیر یوں ہی کھڑے رہنے کے بعد گڑیا نے بھی اپنا مٹکا اٹھایا، سر پر رکھا، ایک قدم آگے اٹھایا، پھر پلٹ کر شافعی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا، پھر تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔ اتنی دیر دونوں نے زبان سے تو کوئی بات نہ کی مگر سانسوں اور نظروں نے بہت سے وعدے کیے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

---

حال

ریل پوری آب وتاب سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ ریل کے جس ڈبے میں اسلم صاحب اور ان کا خاندان بیٹھا تھا مکمل خاموشی تھی جس کو فریحہ کے سوال نے توڑا۔

"بی جان گاؤں میں انٹرنیٹ تو ہو گا نا

فریحہ اپنی دادی کو دیکھ کر سوال کر رہی تھی۔

ارے میری بچی وہاں تو گاڑیاں کم کم جاتی ہیں پکی سڑکیں ہیں، ابھی تک بچوں کے لیے " سکول تک نہیں بنا، تم انٹرنیٹ کی بات کرتی ہو، وہاں تو شاید فون بھی کم کم لوگوں کے پاس "ہوں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

فریحہ منہ کھولے ہونق سی اپنی دادی کو دیکھ رہی تھی۔

بی جان اپ اخری بار 25 سال پہلے گاؤں گئی تھیں، اب تو بہت کچھ بدل گیا ہو گا نا شاید " "انٹرنیٹ بھی آ گیا ہو

میری بچی وہ ایک بہت چھوٹا سا گاؤں ہے مجھے یاد ہے جب میں بہت چھوٹی تھی اور ریل کی پٹری بچھ رہی تھی تب بھی اس چھوٹے سے گاؤں کو نظر انداز کر دیا گیا تھا کہ یہاں کس نے آنا ہے؟ ہمارے گاؤں سے کسی کو اگر ریل سے کسی دوسرے شہر جانا ہوتا تو پہلے وہ تانگے سے اپنے گاؤں سے ریلوے اسٹیشن تک آتا پھر وہاں سے ریل کا سفر شروع کرتا۔چونکہ اس پاس والے بہت سے گاؤں میں ریل کی سہولت موجود نہیں تھی تو اس پاس والے سبھی گاؤں کے لوگ اسی ریلوے اسٹیشن کا استعمال کرتے تھے اور یہاں مجھے یاد ہے ایک زمانے میں بہت رش ہوا کرتا تھا۔پلیٹ فارم پر کسی کو ڈھونڈنے کے لیے ایک مرحلہ طے کرنا پڑتا تھا۔عقاب "سی نظر لا کر اپنے مہمانوں اور مہمان نوازوں کو ڈھونڈنا پڑتا تھا۔

Clubb of Quality Content

فریحہ دادی سے ایسی دلچسپ باتیں بہت غور سے سن رہی تھی۔

---

ماضی

!چٹاخ

گڑیا آنسوں سے تر گال پہ ہاتھ رکھے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

"کرم جلی تو جانتی ہے کیا بکواس کر رہی ہے؟ تیرے باپ کو پتہ چلا نا تو زندہ زمین میں گاڑ دے گا تجھے بھی اور اس کے بعد مجھے بھی"

گڑیا کی اماں دانت پیستے ہوئے بہت غصے میں مگر سرگوشی میں اسے بتا رہی تھیں۔

"اماں ایسا کیا گناہ کر دیا یہ تو میرا حق ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گڑیا ماں کی دھمکی کو نظر انداز کرتے ابھی تک اپنی بات پہ اڑی ہوئی تھی۔

"میں کوئی دنیا کی پہلی لڑکی ہوں گی جو پسند کی شادی کرے گی؟ مجھے اسلام بھی یہ حق دیتا ہے کہ میں اپنی پسند....."

اس سے پہلے کہ گڑیا کچھ اور بولتی اس کی ماں نے ایک اور تماچہ اس کے گال پر دھر دیا۔

"دیکھ گڑیا میں تیرے ہاتھ جوڑتی ہوں بس کر دے یہ دو دن کا بھوت ہے اتر جائے گا,
"اگر تیرے باپ کو پتہ چل گیا تو تو جانتی بھی نہیں وہ کیا کرے گا

گڑیا کی اماں ہاتھ جوڑے روتے ہوئے تقریبا گڑ گڑا کر اس سے گویا ہوئیں۔

"اماں بس میں کہہ دیتی ہوں شادی کروں گی تو شافی سے ورنہ یہی ساری عمر کنواری
تیرے گھٹنے سے لگی بیٹھی رہوں گی پھر تو لوگوں کی باتوں کا جواب دیتی رہنا کہ کیوں جوان بیٹی
"گھر پر بیٹھی ہے

Clubb of Quality Content!

گڑیا کی بات سن کر اس کی اماں فورا اس کی طرف پلٹی

"منظور ہے، تو ساری زندگی یہیں بیٹھی رہے مجھے منظور ہے پر یہ پسند کی شادی کا ڈھنڈورا
پیٹنا بند کر دے کیونکہ تیرا باپ اس کے لیے راضی نہیں ہو گا اور اگر جیسے تیسے وہ راضی ہو

بھی گیاتو یہ گاؤں والے اس کا جینا حرام کر دیں گے۔ جانتی ہے نا ہمارے گاؤں میں پسند کی شادی کرنے والی لڑکیوں کے ساتھ لوگ کیسا برتاؤ کرتے ہیں؟"

"کیسا برتاؤ کرتے ہیں اماں؟ میں سب سہ لوں گی"

"اپنی نہیں تو اپنے باپ کی ہی عزت کا خیال کر لے اپنی پرواہ نہیں تو سوچ بوڑھے باپ کا لوگ جینا حرام کرتے رہیں گے کیا تو ایسے خوش رہے گی باپ کو پریشان کر کے؟

بول"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گڑیا کی اماں اس کی طرف دیکھے بغیر آخری حربہ آزمانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کوٹھری نما کمرے سے باہر نکل گئیں۔

---

حال

ریل گاڑی کے پلیٹ فارم پر رکتے ہی چچا معمول کے مطابق بھاگتے ہوئے ٹرین کی طرف آئے، جیب سے لال رومال نکالا اور دائیں ہاتھ سے لہراتے ہوئے ٹرین کے گرد چکر کاٹنے لگے۔انہیں جلدی تھی وہ جلدی جلدی اپنا چکر مکمل کرنا چاہتے تھے کیونکہ چھوٹا سٹیشن ہونے کی وجہ سے ٹرین وہاں کچھ پل ہی رکتی تھی۔اسی جلدی جلدی میں بھاگتے ہوئے چچا کا بوسیدہ چپل ٹوٹ گیا لیکن چچا کو اس کی پرواہ کہاں تھی۔

انہوں نے کچھ دیر ٹوٹے چپل کے ساتھ پاؤں گھسیٹ کر بھاگنا چاہا مگر پھر وہ ایک ڈوری جس کا ایک حصہ پاؤں کی انگلی میں پھنسا تھا اور دوسرا تقریبا نہ ہونے والے جوتے کے تلے کے ساتھ جڑا تھا اس نے بھی دم توڑ دیا۔

چچا نے پھر بھی اپنی دوڑ جاری رکھی۔ایک پاؤں میں چپل تھا اور دوسرا چپل سے بے نیاز پر چچا اس کی پرواہ کیے بغیر معمول کے مطابق ہاتھ میں لال رومال لیے اسے لہراتے ہوئے ریل کے چاروں طرف چکر لگا کسی مسافر کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر کے پھر اسی سیمنٹ کے بینچ پر مایوسی سے بیٹھ گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چچا تو کیوں اپنے آپ کو ہلکان کرتا ہے؟ یہاں تو کوئی مسافر بھی نہیں آتا تین چار ماہ میں کوئی ایک آدھ بھولا بھٹکا بندہ اس طرف آجاتا ہے۔ میری مان تو اس سے اگلے والے اسٹیشن پر چلا جاوہ بڑا اسٹیشن ہے وہاں مسافر بھی آتے ہیں تیری دیہاڑی لگ جایا کرے گی۔

اسی پلیٹ فارم پر کام کرنے والے رفیق نے چائے کا کپ چچا کی طرف بڑھاتے ہوئے انہیں مشورہ دیا۔

"میں بھی سوچ رہا ہوں وہاں چلا جاؤں یہاں تو کوئی کام ہی نہیں ہوتا سارا دن بیٹھ بیٹھ کر تھک جاتا ہوں۔ وہاں جا کر ایک چائے کا سٹال بھی لگا لوں گا تو اچھا خاصا دن نکل جائے گا"

رفیق نے کوئی جواب نہ پا کر اپنی داستان جاری رکھی۔

"چچا تو سن رہا ہے نا؟ اس عمر میں کیوں اپنے اوپر ظلم کرتا ہے ویسے تو تجھے کام کرنے کی ضرورت نہیں، زکوۃ سے اچھے خاصے پیسے آتے ہیں تیرا اکیلے کا گزارا ہو تو جاتا ہے یہاں پھر کیوں ہلکان ہوتا ہے؟"

چچا نے ایک خالی نگاہ رفیق پر ڈالی اور پھر چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔

رفیق یوں ہی کچھ دیر نہ مانگا جانے والا مشورہ دے کر پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

رفیق کے چپ ہوتے ہی چچا واپس اپنے سوچوں کے محور میں ڈوب گیا جہاں سے کچھ دیر پہلے اسے رفیق نے نکالا تھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

چچا اب رات بہت ہو گئی ہے سو جا اب صبح سے پہلے یہاں پر کوئی ریل گاڑی نہیں آنے "والی"

چچا نے ایک چبھتی نگاہ رفیق کو ڈالی جیسے کہنا چاہتے ہوں، کہ میں تیرے جنم سے پہلے سے یہاں پر ہوں ریل کے اوقات نیند میں بھی یاد ہے مجھے پر پھر کچھ بولے بغیر چائے کا کپ ہولے سے بینچ پر رکھا اور اٹھ کر ویٹنگ روم کم بیڈ روم کی طرف چل دیے۔

---

"فریحہ بس بھی کرو، کب سے بولی جارہی ہو دادی کو آرام کرنے دو"

اسیہ بیگم جو کب سے فریحہ کو دادی سے سوال کرتے دیکھ رہی تھی جس کی بولتی بند ہی نہیں ہورہی تھی آخر کار اسے ٹوکنے پر مجبور ہو گئی۔

Clubb of Quality Content

"امی میں پہلی بار گاؤں جارہی ہوں اس کے بارے میں کچھ معلومات تو ہونی ہی چاہیے نا"

فریحہ نے عقلمندی دکھاتے ہوئے ماں سے کہا۔

"جی بہتر پہلے کھانا کھالو پھر اپنی معلومات میں اضافہ کرتی رہنا"

ماں کے کہتے ہی فریحہ نے ان کے ہاتھ سے کھانا پکڑا جو وہ اس کی طرف بڑھا رہی تھیں۔

کھانا کھاتے ہوئے ٹرین کے ڈبے میں مکمل خاموشی تھی۔

"بی جان کیا ہمارے گاؤں میں بھی کوئی اور رشتہ دار موجود ہیں؟"

کھانے کا آخری نوالہ حلق سے نگلتے ہی فریحہ پھر سے شروع ہو گئی۔
اس کو پھر شروع ہوتا ہوا دیکھ کر آسیہ بیگم بس سر ہلا کر رہ گئیں۔اور پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جہاں رات کی تاریکی میں دور سے ٹمٹماتی روشنیاں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔اور کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا اس منظر کا مزہ دوبالا کر رہی تھی۔

---

ماضی

بہار کے موسم نے رنگ بکھیر رکھے تھے۔ گندم کی فصل کی کٹائی کے دن قریب تھے تو دور دور تک سنہری چادریں بچھی ہوئی تھیں۔

شافی کنویں کے پاس بے چینی سے یہاں وہاں گھوم رہا تھا۔ پھر دور سے کسی کی آمد کا احساس ہونے لگا اس کی قدم وہیں تھم گئے اور نظریں بس ایک جگہ رکی ہوئی تھیں۔

گڑیا اسے ایک درخت کے پیچھے سے آتی ہوئی دکھائی دی پر خلاف معمول آج وہ اکیلی تھی۔ ہلکی ہلکی ہوا میں دوپٹہ بار بار سر سے سرک رہا تھا اس کو ایک طرف سے دانتوں میں دبائے اور دوسری طرف سے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے گڑیا تیز تیز قدموں سے چلتے شافی کے قریب آ کھڑی ہوئی۔

آج زبان کا روزہ ٹوٹا تھا آج خلاف معمول نظروں کی بجائے زبان محو گفتگو تھی۔

"اماں نے صاف انکار کر دیا ہے شافی"

شافی سے کچھ فاصلے پر کھڑے اس نے نظریں زمین پر گاڑے کہا۔ اس نے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا کہ کہیں آنسوؤں کا جو سمندر قید کر رکھا ہے فرار نہ ہو جائے۔

Clubb of Quality Content

میں جانتا تھا۔ ہم چلے جائیں گے یہاں سے گڑیا، بہت دور۔ یہ لوگ کبھی نہیں مانیں" گے۔ میں اس ذات پات کے فریب کو نہیں مانتا، باہر ان سب بیڑیوں سے آزاد ایک خوبصورت دنیا ہے، ہمیں وہاں ہونا چاہیے"۔

گڑیا نے نظر اٹھا کر دیکھا ایک آنسو بہت بندشوں کے باوجود نکل کر گال پر تیرنے لگا۔ شافی کچھ پل کچھ بول نہ سکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یقین کر گڑیا"

شافی نے اسے یقین دلانا چاہا اپنی محبت کا جس کو کبھی لفظوں کی ضرورت نہیں پڑی۔ پھر کچھ دیر سوچ کر اس نے گڑیا کی طرف دیکھا۔

"تو رہ گئی کیا میرے بغیر؟"

گڑیا نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔ نظریں ہنوز شافی پر ٹکی تھیں۔

شافی نے ایک گہرا سانس لیا۔

کل اس ٹائم اڈے سے ٹانگے پر بیٹھ کر اسٹیشن جانا اور وہاں سے ریل گاڑی میں بیٹھ کر" اگلے اسٹیشن پر آنا۔ میں وہیں تمہارا انتظار کروں گا"۔

جیب سے کچھ سکے نکال کر شافی نے گڑیا کی ہتھیلی پر رکھ دیے۔ پھر اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں انتظار کروں گا گڑیا"

سوالیہ نظروں سے اس نے گڑیا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

پھر کچھ یاد آنے پر شافی سے پوچھا۔

پر شافعی میں نے تو سنا ہے اسٹیشن پر بڑا رش ہوتا ہے۔ میں اتنے لوگوں میں تجھے کیسے "
"پہچانوں گی؟

"اس کا بھی حل ہے میرے پاس"

شافی نے اسے کچھ بتایا اور پھر وہ وہاں رکا نہیں نہ اس نے مڑ کر دیکھا۔

گڑیا کی نظروں نے تب تک اس کا پیچھا کیا جب تک وہ اوجھل نہیں ہو گیا۔ پھر ایک نظر ہتھیلی میں رکھ کے سکوں کو دیکھا جو شافی نے اسے تانگے اور ریل گاڑی کے ٹکٹ کے لیے دیے تھے۔ دوپٹے کا پلو پکڑ کر اس نے سکوں کو اس میں باندھا اور آنسو صاف کر کے وہاں سے چلی گئی۔

---

حال

آج معمول کے خلاف اسٹیشن پر پلیٹ فارم کے عملے کے علاوہ دو لوگ اور دکھائی دے رہے تھے۔ شاید کسی مہمان کو لینے آئے تھے۔

ان کو آئے ابھی چند ہی لمحے ہوئے تھے کہ ٹرین کے ہارن کی آواز پر دونوں بھاگے بھاگے پلیٹ فارم کے کنارے آ کھڑے ہوئے۔

فری بیٹا دیکھ کر، کوئی چیز گاڑی میں نہ رہ جائے۔اور آرام سے اترنا"۔"

ٹرین منزل پر پہنچی تو اسلم صاحب اور باقی سب سامان اٹھا کر ٹرین سے فوراً اترنے کی تیاری کرنے لگے۔چونکہ یہ چھوٹا سٹیشن تھا اس لیے ٹرین یہاں ایک دو منٹ سے زیادہ نہیں رکتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چچا معمول کے مطابق ٹرین کے رکتے ہی لال رومال ہاتھ میں لہراتے ٹرین کی طرف بھاگے آئے۔اور قدم وہیں تھم گئے اور وقت کی گاڑی 71 سال پہلے چلی گئی۔

---

ماضی

پر شافعی میں نے تو سنا ہے اسٹیشن پر بڑا رش ہوتا ہے۔میں اتنے لوگوں میں تجھے کیسے
"پہچانوں گی؟
"اس کا بھی حل ہے میرے پاس"
جو ہی گاڑی اسٹیشن پر رکے گی میں ہاتھ میں لال رومال لہراؤں گا, پھر تو پہچان لے گی"
"مجھے اتنے لوگوں میں

---

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسٹیشن پر آئے دو لوگوں میں سے ایک بوڑھی عورت فوراً سے بی اماں کی طرف لپکی۔
شکر ہے گڑیا تو نے بھی یاد کیا کہ پیچھے بھی کچھ لوگ ہیں تیرے, آنکھیں ترس گئی تھی"
"تجھے دیکھنے کو
رجو بی اماں کو گلے سے لگائے آنسوؤں سے گلا کر رہی تھی۔
پر بھی جان کی نظر جب چچا پر پڑی تو وہیں ٹھہر گئی۔وہ شاید سانس لینا بھول گئی تھی۔
اور چچا کا تو 71 سال کا انتظار تمام ہوا تھا۔

لال رومال ہوا سے جانے اڑ کر کہاں چلا گیا تھا اور ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا تھا۔

تم جو کہہ دو
تو مان لیں گے ہم

کہ سارا جو جھول تھا وہ ہم میں تھا
نقش بتاتے ہیں وہ وصل کی رات تھی
یوں تو مشکل ہے سچ کو جھٹلانا مگر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم جو کہہ دو
تو مان لیں گے ہم

شب فراق ہم کو پیام قضا معلوم ہوتی ہے
یوں تو مشکل ہے جان داؤ پہ لگانا مگر

تم جو کہہ دو

تو مان لیں گے ہم

اسٹیشن پر آنے والے لوگ آپس میں مل کر سامان اٹھا کر اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔

اور چچا وہیں کھڑے ان کو جاتا دیکھتے رہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: